تاثرات

سالِ رواں میں جن اہم شخصیتوں نے سفرِ آخرت کیا ان میں مولانا غلام اللہ خاں بھی شامل ہیں۔ مولانا مرحوم ۲۶ اپریل کو عمرہ کرنے کے لیے مکہ معظمہ گئے، وہاں سے دہران پہنچے اور پھر تبلیغ کے لیے دوبئی کا عزم کیا۔ دوبئی میں ۲۷ مئی ۱۹۸۰ء کو علی الصبح دل کا دورہ پڑا، اور اللہ کو پیارے ہوگئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۷۶ سال کی تھی۔ ان کی میّت پاکستان لائی گئی اور اٹک میں انھیں دفن کیا گیا۔

مرحوم کا شمار پاکستان کے مشہور علما میں ہوتا تھا۔ وہ بہت بڑے مقرر اور نامور مبلغ تھے۔ انھوں نے مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا سید انور شاہ کشمیری اور مولانا حسین علی (واں بھچراں ضلع میانوالی) جیسے جلیل القدر اساتذہ سے استفادہ کیا اور فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنی زندگی اشاعتِ دین کے لیے وقف کر دی۔

مولانا مرحوم قیامِ پاکستان کے بعد سے راولپنڈی میں اقامت گزیں تھے، وہاں انھوں نے ایک دینی مدرسے کی بنیاد رکھی اور لوگوں کو خوب مستفید فرمایا۔ راولپنڈی کی مسجد میں وہ خطابت و امامت کے فرائض بھی انجام دیتے تھے۔

مولانا غلام اللہ خاں کا شمار جرأت مند اور حق گو علما کی جماعت میں ہوتا تھا، ان کا ایک خاص اندازِ بیان تھا، جس پر وہ سختی سے قائم تھے۔ اس میں کئی دفعہ ان کو مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا، لیکن وہ اپنے موقف پر ہمیشہ قائم رہے۔ تقریر کے علاوہ انھوں نے تحریری خدمات بھی انجام دیں۔ قرآن مجید کی تفسیر ان کا اصل موضوع تھا۔

انھوں نے ہر اس تحریک میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، جس کا مقصد اسلام کی نشر و اشاعت اور دین کی تبلیغ تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انھیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔